Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | اتوار - ۱۸ صفر ۱۴۱۴ھ ، ۸ ظہور ۱۳۷۲ ہش ، ۸ - اگست ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۷۶

کسی کو دُکھ نہیں پہنچانا

ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ کسی کو دُکھ نہیں پہنچانا۔ کسی کی جان پر حملہ نہیں کرنا۔ کسی کا مال غصب نہیں کرنا۔ کسی کو بے عزت نہیں کرنا اور کسی پر حقارت کی نگاہ نہیں ڈالنا۔ بلکہ جب انسان اللہ کی گود میں اس کے فضل سے بیٹھ جائے تو اس کے دست قدرت نے جو پیدا کیا اس سے وہ محبت کرنے لگتا ہے۔ اس سے پیار کرنے لگتا ہے۔ اس کا بہی خواہ بن جاتا ہے اور اس سے ہمدردی و غمخواری کرتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مگر یہ بات بھی بحضورِ دِل سُن لینی چاہیئے کہ قبولِ دعا کے لئے چند شرائط ہوتی ہیں۔ اُن میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدِّنظر رکھے اور اس کے غِناء ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صُلحکاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے، تو ایسی صورت میں دعا کے لئے بابِ استجابت کھولا جاتا ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اُس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سدّ اور چٹان ہو جاتی ہیں۔ اور استجابت کا دروازہ اِس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۶۸)

اعلان نکاح

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ رقم فرماتی ہیں:

سب احباب جماعت کو خوشی و مسرّت کے ساتھ اطلاع دیتی ہوں کہ یکم اگست ۱۹۹۳ء کو جلسہ سالانہ لنڈن ختم ہونے پر مغرب کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے میرے نواسے سیّد غلام احمد فرخ کا نکاح عزیزہ فرحانہ بنت سیّد حضرت اللہ صاحب پاشا کے ساتھ پڑھایا۔

دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت ہی برکتوں والا بنا دے۔

درخواست دعا

مکرم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری اطلاع دیتے ہیں کہ انکے بھانجے عزیزم محمد اختر کارکن صدر انجمن احمدیہ کو ایک ویگن کے حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں اور وہ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب نائب ناظر زراعت ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ عزیز مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب (ریٹائرڈ) پرنسپل ابن مکرم چوہدری ناظر حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ چک جھمرہ ضلع فیصل آباد دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے بقضائے الٰہی ۲۳ جولائی ۹۳ء کو فیصل آباد میں وفات پا گئے ہیں (انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اسی کیطرف جانے والے ہیں) اسی روز بیت الفضل فیصل آباد میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے جنازہ پڑھایا۔ بعد ازاں

باقی صـ ۷ پر

معاہدات کی پابندی نہ کرنا بڑے شرم کی بات ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"بہت سے لوگ دُنیا میں اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ انصاف سے کام نہیں کرتے جہاں کہیں ان کا معاملہ کسی سے پڑتا ہے ان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ دوسرے کی چیز ہم لے لیں۔ یہ لوگ معاہدات کی پابندی نہیں کرتے۔ حالانکہ بڑے شرم کی بات ہے کہ جب ایک بات پر معاہدہ ہو جائے تو اس سے یہ امید رکھی جاوے کہ اس کو زید تو پورا کرے اور میں نہ کروں اور کسی کا نقصان ہو تو ہو لیکن مجھے ضرور ہی فائدہ پہنچ جاوے۔

تاجر لوگ چاہتے ہیں کہ ہر ایک چیز کی قیمت تو پوری لیں لیکن چیز گندی اور خراب دیں۔ ادھر خریداروں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہم قیمت تو تھوڑی دیں لیکن مال اچھا لیں خواہ تاجر گھر سے ڈال کر دے۔ نوکر چاہتا ہے کہ میں محنت کم کروں لیکن تنخواہ زیادہ پاؤں اور آقا چاہتا ہے کہ کام پورا لوں لیکن تنخواہ بہت کم دوں۔ غرضیکہ ہر ایک آدمی اپنے معاملہ میں دوسرے کا نقصان ہی کرنا چاہتا ہے لیکن یہ نہیں چاہتا کہ کسی اور کو بھی کوئی فائدہ پہنچ سکے۔ بعض دفعہ ہر دو فریق ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتے ہوئے خود نقصان اٹھالیتے ہیں (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے میں نے سُنا کہ ایک دفعہ ایک شخص نے ایک بزاز سے کپڑا خریدا۔ جب وہ خرید کر چلا گیا تو فروخت کرنے والے شخص کو معلوم ہوا کہ اس کپڑے میں تو نقص تھا کپڑے نے اس کو ناکارہ کر دیا ہوا تھا۔ اس کو خوفِ خدا آیا کہ میں نے مسافر سے دھوکا کیا ہے وہ ایک قافلے کا آدمی تھا۔ قافلہ چلا گیا۔ تاجر اس کے پیچھے گیا اور دو تین منزلوں پر جا کر اس سے ملا اور کہا کہ میرا دل گھبرا گیا کیونکہ میں نے تم کو دھوکا دیا۔ تم اپنا روپیہ واپس لے لو اور مجھے کپڑا دے دو۔ اس نے کہا کہ تو نے ہی دھوکا نہیں دیا۔ میں نے بھی کیا ہے۔ جتنے روپے میں نے تم کو دیئے

باقی صـ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۸۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش — ۸۔ اگست ۱۹۹۲ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

۱۔ بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے جب صدق دل اور اخلاص نیت سے اس پر قائم ہو اور کاربند بھی ہو جاوے۔

۲۔ رُوحانی حالت کے سنوارنے اور اس باغ کے پھل کھانے کیلئے بھی تم کو چاہیئے کہ اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں (عبادتیں) ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ۔ اور اعمالِ صالحہ کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو۔ تا وہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھولے اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس کے پھل کھاؤ۔

۳۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسرے کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔

۴۔ خدا تعالیٰ کی نظر انسان کے دل پر پڑتی ہے۔ پس رب سے اقرار سچا کر لو اور دل کو اس اقرار میں زبان کے ساتھ شریک کر لو کہ جب تک قبر میں جاویں ہر قسم کے گناہ سے شرک وغیرہ سے بچیں گے۔

۵۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ اپنے وعدوں کا پکا اور سچا اور پورا ہے۔

۶۔ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی لمبی وہ منزل ہو گی اتنا ہی زیادہ تیزی کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہو گا۔ سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے۔ اور اس کا بُعد اور دُوری بھی لمبی۔

۷۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کا سچا ہے وہ بڑا رحیم و کریم اور ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے مگر وہ دغا باز کو بھی خوب جانتا ہے۔

۸۔ خدا تعالیٰ قادر ہے کہ کسی کے دل میں ایمان کی حقیقی جڑ لگا دے اور پھر اسے اس کے ثمرات کھلا دے یا کسی کو اس کی بدی کی وجہ سے قہر کی آگ سے ہلاک کرے۔ پس دعا ہی کرنی چاہیئے تا اس کی توفیق شاملِ انسان ہو۔

۹۔ نادان انسان سمجھتا ہے کہ دنیا بہت دیر رہنے کی جگہ ہے۔ مَیں پھر نیکی کر لوں گا اس واسطے غلطی کرتا ہے اور عارف سمجھتا ہے کہ آج کا دن جو ہے یہ غنیمت ہے۔ خدا معلوم کل زندگی ہے کہ نہیں۔

۱۰۔ صرف انسان کی فطرت میں ایک نیک بات یہ ہوتی ہے کہ وہ بدی کو چھوڑ کر نیکی کو اختیار کرتا ہے۔ اور یہ صفت انسان میں ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ بہائم میں تعلیم کا مادہ نہیں ہوتا۔

بھائی چارہ بھی کفو مانگتا ہے
ایک درویش دوسرا زردار
بات بنتی نظر نہیں آتی
"ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار"
——— ابوالاقبال

بحضورِ امام

ترا کلام، کلامِ امام، امامِ کلام
کہ معجزہ ہے ترا نُطق اور قلم اعجاز

کبھی کہیں کوئی ٹوٹی جو سانس کی ڈوری
تو لَوحِ زیست پہ وہ کر گئی رقم اعجاز

تجھے ملا ہے دلِ رمز آشنائے دعا
رضائے یار کی رَہ پر ترا قدم اعجاز

شبِ فراق کہ شامِ وصال، کیا لکھوں
دکھا گیا دمِ رخصت یہ کس کا دَم اعجاز

یہ معجزہ بھی ہے عشقِ ادب گہرِ عربی
کلام میں بھی جو پیدا کرے عجم اعجاز

حدودِ بندگی، حدِّ ادب میں آئے نظر
جب ان میں آ ہوئے دل کر رہا ہو دَم، اعجاز

یہ معجزہ تھا ترا کرب تیرے دل میں رہا
کہ ہو چکا تھا ترے ضبطِ غم میں ضم، اعجاز

سُنی جو درد کی رُوداد، رو دیا ناہیدؔ
ہے تیری آنکھ کا ہر اک سرشکِ غم اعجاز

عبدالمنان ناہیدؔ

خدا تعالیٰ کے قرب کے درجات غیر محدود ہیں۔ اس لئے انسان کی ترقیات کے درجات بھی غیر محدود ہیں۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان ——— حافظ مظفر احمد

حضرت مولانا غلام باری صاحب سیف

جو بادہ کش تھے پُرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی

یوں تو جامعہ میں آنے سے پہلے بھی مولانا غلام باری سیف صاحب کا نام ہمارے لئے کوئی نیا نہ تھا کہ اطفال و خدام کے سالانہ مرکزی اجتماعات کے موقع پر اُن کے اثر انگیز درسِ حدیث اور تقاریر ہی اُن کا کافی تعارف تھے۔ پھر جلسوں میں اُن کا خوشاب تشریف لانا اور نہایت شیریں اور دلکش خطاب بھی یاد تھے اور دل میں اُن کے لئے خاص عقیدت و احترام تھا۔ مگر جامعہ احمدیہ میں بطور طالب علم داخل ہونے کے بعد تو یہ تعلق محبت و الفت میں بدل گیا۔

جامعہ میں آپ حدیث اور علمِ کلام میں ہمارے استاد مقرر ہوئے، محنت سے نوٹس تیار کرتے اور لیکچر دیتے تھے۔ آپ طبعاً و مزاجاً مقرر تھے۔ اور آواز بھی ایسی بلند پائی تھی جو نہ صرف کلاس رُوم میں بلکہ اس کے ماحول میں بھی ان کی موجودگی کا احساس دلانے کے لئے کافی ہوتی تھی۔ سٹاف روم بھی آپ کی موجودگی میں پُررونق رہتا تھا۔ بالخصوص جب آپ اور مکرم سید محمود احمد صاحب کے دلچسپ مکالمے ہوتے تھے جامعہ کی آخری گھنٹی (جو تقاریر کیلئے مختص ہوتی تھی جس میں طلباءِ جامعہ، ہال میں اکٹھے ہوتے تھے) لیتے تھے۔ آپ اصلاحِ تلفّظ کے علاوہ تقریر کے گُر بھی سکھایا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک بہترین مربّی کے لئے فنِ تحریر اور تقریر میں مہارت پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔ بڑے بڑے مقرّرین کی مثالیں دے کر بتایا کرتے کہ وہ کس اہتمام سے تقریر تیار کرتے، لکھتے، مزاحیہ حصوں یا پُرجوش مقامات پر نشان لگاتے تھے۔ تقریر کے لئے اچھے اشعار یاد رکھنے اور برمحل استعمال کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتے تھے۔ اس زمانہ میں ہم نے بھی ایک کاپی بنائی تھی۔ ہر چند نہ اشعار ہی یاد ہوئے نہ اُن کا برمحل استعمال آیا۔ آج بھی جب عہدِ رفتہ کا تصوّر کرتا ہوں تو ذہن کے کسی گوشے سے آپ کی اس مانوس آواز کی گونج سنائی دینے لگتی ہے۔ آپ تقریر کے لئے مطالعہ اور غور و فکر کی عادت پیدا کرنے کی طرف خاص توجہ دلاتے تھے۔ الغرض تقریر کے بہت گُر سکھائے۔ یہ اور بات کہ سامعین کو رُلانے اور ہنسانے کا فن (جس پر آپ کو کمال قدرت حاصل تھی) نہ جانے کیوں ہم سے چھپائے رکھا۔ یا ہم ہی نہ سیکھ پائے۔ اور یہی درست ہوگا۔ کیونکہ وہ تو سخن میں جان ڈال کر مجمع میں ایک سماں باندھ دیتے تھے۔ سچ ہے بات جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔

آپ ایک شفیق استاذ تھے۔ جس کا اظہار آپ کے اس تکیۂ کلام سے خوب ہوتا تھا جو آپ ہمیشہ "بیٹا" کہہ کر طلباء کو مخاطب کرتے تھے۔ مطالعہ، غور و فکر اور محنت کی طرف بہت توجہ دلاتے تھے۔ خود کچھ عرصہ بیروت (لبنان) میں رہ کر عربی کی تعلیم حاصل کی۔ آپ اپنے ایک استاذ یا شاید کسی عرب سکالر کی مثال دے کر فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے لیلۃ الزفاف (شبِ عروسی) میں بھی مطالعہ ترک نہیں کیا تھا۔ اور خود مولوی صاحب موصوف نے بھی آخر دم تک مطالعہ اور تصنیف و تالیف کا کام جاری رکھا۔

آپ بامزاح اور بامذاق انسان تھے اور نہ صرف تقریر میں سامعین کو بلکہ اپنی کلاس میں طلبہ کو بھی بور نہیں ہونے دیتے تھے۔ کوئی نہ کوئی لطیفہ یا فقرہ ایسا چست فرماتے کہ مجلس کو زعفران بنا دیتے۔ طلبہ کا جائز مذاق بھی برداشت کر لیتے تھے۔

غالباً جامعہ کے تیسرے یا چوتھے سال کا واقعہ ہے۔ ایک دفعہ کلاس میں برسبیل تذکرہ مسئلہ ازدواج کا ذکر آگیا۔ تو آپ نے کسی فلسفی کا یہ قول سنایا۔ کہ "بیٹا شادی ایک ایسا قلعہ ہے کہ جو باہر ہیں وہ اس میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور جو اندر ہیں وہ باہر آنا چاہتے ہیں۔" نہ جانے مجھے کیا سُوجھی کہ نہایت معصومیت سے برجستہ عرض کیا کہ سر! پھر روک کیا ہے۔ جانے والوں کو باہر جانے دیجئے اور آنے والوں کو اندر آنے دیجئے۔ آپ مسکرا دیئے۔

آپ لائق طلباء کا خاص خیال رکھتے تھے۔ خاکسار کو اور برادرم مکرم نصیر احمد قمر صاحب حال پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امام جماعت احمدیہ کو اکثر مسابقت کی تحریک فرمایا کرتے تھے۔ گاہے بگاہے ہمیں آپ کے بعض علمی کاموں میں خدمت کے مواقع بھی میسر آجاتے تھے۔ جب آپ نے سیرت رسولؐ پر کتاب تصنیف فرمائی تو تب بھی خاکسار کو اس کا مسوّدہ صاف کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ طبعاً صفائی پسند تھے۔ اور لباس کا بھی عمدہ ذوق پایا تھا۔ پتلون کوٹ بھی آپ کو اسی طرح سج جاتا تھا۔ جیسے شیروانی اور شلوار۔ آخر عمر میں آکر دل کا عارضہ ہوا اور نہ صحت بہت عمدہ پائی تھی۔ سیر کی عادت تھی۔ نہایت اچھے تیراک تھے۔ جس کا مظاہرہ جامعہ کی پکنک پر خوب ہوتا تھا۔ اس روز تیراکی سے اناڑی اساتذہ کی خیر نہیں ہوتی تھی۔ شکار کا بھی شوق تھا۔ اور جنت میں جو ایمان والوں کو حسبِ خواہش پرندوں کے گوشت عطا کئے جانے کا تذکرہ ہے۔ وہ اکثر سنایا کرتے تھے۔ کھانے کا بھی عمدہ مذاق تھا۔ اور اچھے کھانے کے بعد میزبان کے اخلاص کی ضرور تعریف فرماتے تھے۔ آپ کے ساتھ بہت سفر کرنے کا موقع ملا جس میں اس حوالہ سے بعض لطائف بھی ہو جاتے تھے۔

ایک دفعہ ہمارے محترم محمود احمد صاحب بنگالی سابق صدر کے ساتھ بہاولپور کے سفر میں کھانے میں کچھ مچھلی بھی پیش کی گئی۔ کھانے کے بعد محترم مولانا صاحب نے برادرم محمود صاحب سے جو ان کے شاگرد بھی تھے اور بنگال سے تعلق کے باعث مچھلی کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے فرمایا، محمود! مچھلی بہت عمدہ تھی، تمہارا کیا خیال ہے؟ محمود صاحب نے نہایت صاف گوئی سے عرض کیا کہ ہوگی مجھے کیا خبر۔ تب بھید کھُلا کہ بیسن میں تلی ہوئی مچھلی ہمارے محمود صاحب پر کھانے کے دوران راز ہی رہا۔ اور شاید یہ راز راز ہی رہتا اگر مولانا صاحب اسے خود افشا نہ فرماتے۔

ایک اور موقع پر شیخوپورہ کے سفر میں کھانے پر اکٹھے تھے۔ مولوی صاحب نے دسترخوان پر موجود اشیاء میں سے اچار کی بہت تعریف کی تو خاکسار نے ازراہِ تفنّن عرض کیا کہ ہمیں اچار کی طرف مشغول کر کے آپ کا اپنا کیا ارادہ ہے؟ بہت محظوظ ہوئے۔

اور وہ سفر بھی کیا پُرلطف تھا۔ جو ۱۹۸۱ء میں اپنے موجودہ پیارے امام کی معیّت میں ہمارے آبائی علاقہ مجوکہ کی طرف ہوا۔ دورانِ سفر مولانا باری صاحب کے ساتھ کھانے کے عمدہ ذوق کا دلچسپ ذکر چھڑ گیا تو مولوی صاحب نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ "میاں! ھُن تے اَدّھی بھُک وی نئیں رہ گئی" (یعنی اب تو آدھی بھوک بھی نہیں رہی) کھانا بہت کم ہو گیا ہے آگے پہنچے تو نہایت پُرتکلف کھانا پیش ہوا۔ سو سب لوگ اس سے حصّہ رسدی خوب حظ اٹھا رہے تھے تو اس دوران خاکسار نے ازراہِ تفنّن مولوی صاحب کی طرف اشارہ کر کے عرض کیا کہ میاں صاحب! اب تو ہماری بھوک نصف رہ گئی ہے۔ حضور نے برجستہ فرمایا۔ مولوی صاحب! اگر نصف بھوک کا یہ عالم ہے تو پوری بھوک کیا ہوتی ہوگی؟ اس پر سب بہت محظوظ ہوئے۔ بہرحال یہ ذوقِ طعام اپنی جگہ مگر مولوی صاحب موصوف طبعاً کفایت شعار واقع ہوئے تھے۔ جامعہ کے زمانہ میں اُن کی کفایت شعاری کا یہ لطیفہ خوب مشہور تھا۔

کسی موقع پر مکرم سیّد داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ نے مولوی صاحب کو ازراہِ تفنّن گھیر لیا اور یہ تحریک کرنے لگے کہ سارے سٹاف کو چائے پلائیں۔ جب اصرار بڑھا تو مولوی صاحب اس بات پر رضامند ہوگئے کہ صرف میر صاحب کو ایک پیالی چائے پلا دیں گے بس۔ حضرت میر داؤد صاحب بھی زیرک اور بلا کے ذہین تھے اس شرط پر مان گئے کہ پیالی میر صاحب کی ہوگی اور چائے مولوی صاحب کی۔ اس شرط کے طے پانے کی دیر تھی کہ فوراً حضرت میر صاحب نے ایک آدمی کو گجرات روانہ کیا کہ ایک بڑے سائز کی پیالی بنوا کر لائے۔ جس میں چار پانچ کلو دودھ آجائے۔ مولوی صاحب موصوف اس وقت تو اس مہمل شرط کو سمجھ نہ سکے تھے مگر جب چند دنوں بعد پیالی آگئی اور مولوی صاحب کو اپنا وعدہ پورا کرنا پڑا تو اس پیالی میں اتنی برکت پڑی کہ چائے سارے سٹاف کو کفایت کر گئی۔

جامعہ سے فارغ ہونے کے جلد بعد مولانا صاحب کے ساتھ جماعتی دوروں پر جانے کا موقع ملا۔ سوال و جواب کی مجلس میں بطور مُجیب شریک ہونے کا حجاب بھی آپ نے ہی دُور کیا۔ یہ فیصل آباد بیت الفضل کا واقعہ ہے غالباً جامعہ سے فارغ ہوئے پہلا یا دوسرا سال تھا۔ فیصل آباد کے ضلع کا اجتماع تھا۔ جس میں مولانا سیف صاحب کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے نمائندہ کے طور پر خاکسار حاضر تھا۔ تحریری سوالات آئے تو مولوی صاحب نے چند سوالات میری طرف بڑھا دیئے۔ ناچار جواب دینے ہی پڑے۔ باقاعدہ اجتماع یا مجلس میں جواب دینے کا یہ میرا پہلا موقع تھا۔ پہلا سوال جس کا جواب دیا تھا آج بھی خوب یاد ہے جو یہ تھا کہ حضرت مرزا صاحب نے مخالفین کے مقابل پر اپنی کتب میں سختی سے کام لیا ہے اور بُرا بھلا کہا ہے؟ ازالہ اوہام میں حضور نے اس کے جواب پر جو بحث فرمائی تھی وہ مستحضر تھی۔ سو جواب کامیاب رہا۔ اس کے بعد تو اپنوں اور غیروں کی بیسیوں مجالس سوال و جواب میں شرکت کی توفیق

باقی صہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

مغربی افریقہ میں احمدیہ جماعت نے ۱۹۲۱ء میں سکول قائم کرنے شروع کئے تھے۔ چنانچہ جو پہلا سکول قائم کیا گیا وہ محترم مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر کی خواہش کے احترام میں تھا اور یہ سکول لیگوس میں کھولا گیا تھا۔ اس کے بعد غانا میں محترم فضل الرحمن صاحب حکیم نے پرائمری سکول قائم کیا اور ان کے بعد محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی نے سیرالیون میں۔ چنانچہ ان تینوں ملکوں میں چند ہی سالوں میں متعدد پرائمری سکول کھولے گئے ان تمام سکولوں میں ہمارے مقامی احمدی دوست تدریس کا کام کرتے تھے اور ان کی تدریس سے محبت اور لگن کی داد دیئے بغیر آگے نہیں چلا جا سکتا۔ ان کی وجہ سے ہمارے سکولوں کی طرف جو لوگوں کا رجحان ہوا اس کی ایک مثال یہ ہے کہ نائیجیریا میں جو سکول ۱۹۴۹ء میں کھولا گیا تھا ۱۹۷۶ء میں اس کی بعض کلاسوں کے سترہ سترہ سیکشن موجود تھے۔ یہ بات پہلے کسی "کاغذی ہے پیرہن" میں بیان کی جا چکی ہے کہ جب نائیجیریا کے وزیر اعظم الحاج ابوبکر تفاوا بالیوا اپنی فیملی کو شمال سے لیگوس لائے تو انہوں نے اپنے بچوں کو جن کی عمریں اس وقت آٹھ سے دس سال کی تھیں ہمارے ہی سکول میں داخل کروانے کا فیصلہ فرمایا۔ اگرچہ اس وقت ہمارا سکول بیت الحمد میں لگتا تھا لیکن وزیر اعظم صاحب نے جو کچھ جماعت کے متعلق اور جماعت کے سکولوں کے متعلق سن رکھا تھا۔ اس کے پیش نظر انہوں نے یہی فیصلہ فرمایا کہ وہ ہمارے سکول میں اپنے بچوں کو داخل کریں۔

اب تو خدا کے فضل سے نائیجیریا غانا۔ سیرالیون اور بعض دیگر ممالک میں ہمارے پرائمری سکولوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے۔ اور مغربی افریقہ کے بچوں کی تدریس کے لئے ہمارے سکولوں نے جو کام کیا ہے ہر حلقے میں اس کو سراہا جاتا ہے۔ ہمارا پہلا سیکنڈری سکول غانا میں پچاس کے دھاکے میں کھلا۔ اس کے پہلے پرنسپل محترم ڈاکٹر سفیر احمد صاحب تھے اور محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے بھی ایک وقت میں اس سکول کی پرنسپل شپ کے فرائض سرانجام دیئے تھے۔ اس سکول کا تفصیل کے ساتھ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔

اس کے بعد سیرالیون میں محترم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر کی کوششوں سے سیکنڈری سکول فری ٹاؤن میں قائم کیا گیا نائیجیریا کے ایک سیکنڈری سکول کے پرنسپل محترم رفیق احمد صاحب ثاقب تھے۔

اس وقت ان تمام سکولوں کا ذکر مقصود نہیں ہے جو مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں احمدیہ جماعت نے قائم کئے اور نہ ہی ان کے تمام پرنسپلوں کا ذکر اس وقت مطلوب ہے۔ چونکہ اس تصویر میں جو پیش نظر ہے ایک پاکستانی استاد موجود ہیں۔ اس لئے سیکنڈری سکولوں کے اساتذہ کے متعلق کچھ کہنا مقصود ہے۔ یعنی ان کی محبت اور ان کی تدریس سے لگن نے جس طرح وہاں کے دوستوں کو اپنا مداح بنایا اس کی ایک مثال پیش کر رہا ہوں۔ نعیم احمد صاحب طیب بو میں تدریس کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے کہ ایک اور سیکنڈری سکول جو منگبی میں تھا وہاں ان کی پرنسپل شپ کی تقرری ہو گئی۔ بو کے سکول کے بورڈ کے چیئرمین پیرامائونٹ چیف ناصرالدین گامانگا تھے۔ بورڈ کی جس میٹنگ میں محترم گامانگا صاحب نے طیب صاحب کی تبدیلی کا ذکر کیا اس میں انہوں نے نہ صرف طیب صاحب بلکہ دیگر تمام پاکستانی اساتذہ کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ اگرچہ ہمارے نوجوان بھی اب تیار ہو رہے ہیں بلکہ کئی ایک تیار ہو کر میدان میں آ چکے ہیں اور مختلف سکولوں میں تدریس کا کام کر رہے ہیں لیکن احمدیہ جماعت کی عالمی حیثیت کے پیش نظر ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ ہمارے پاس پاکستانی نوجوان بھی یہاں آکر ہمارے مقامی نوجوانوں کے ساتھ تدریس کا فریضہ سرانجام دیں۔ ہم جانتے ہیں کہ پاکستان سے آنے والے نوجوانوں نے کتنی محنت محبت اور لگن کے ساتھ کام کیا ہے اور اس بات نے ہمارے اپنے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ پاکستان سے آنے والے اساتذہ نہ صرف ہمارے نوجوانوں سے تجربہ میں زیادہ ہیں بلکہ مرکز کے ساتھ ان کا بلاواسطہ تعلق انہیں زیادہ محنت کرنے پر مائل کرتا ہے اور وہ دوسرے تمام اساتذہ سے نمایاں نظر آتے ہیں۔ مکرم طیب صاحب کو پیرامائونٹ چیف گامانگا صاحب نے اس موقع پر تحفہ کے طور پر ایک سونے کی گھڑی دی۔ جب طیب صاحب کو منگبی تبدیل کیا گیا تو گامانگا صاحب اور دیگر زعمائے جماعت نے دیکھا کہ وہاں کا مختصر سا سکول سائنس کے لحاظ سے نام پیدا کرنے لگا۔ انہوں نے لیبارٹری بھی تیار کی اور سکول کے طلباء میں سائنس سے دلچسپی کو بھی بڑھایا۔

اس تصویر میں دوسرا شخص میں ہوں مجھے اپنے متعلق کچھ نہیں کہنا۔ میں نے جو لباس پہنا ہوا ہے خاص طور ایک ٹخنوں تک پہنچنے والا چوغہ اس سے زعمائے احمدیت سیرالیون کی محبت کا ذکر کرنا ہے۔ میں جب ۱۹۷۶ء میں سیرالیون جا کر ڈیڑھ دو ماہ کے بعد واپس پاکستان آ گیا تھا۔ تو واپسی پر الوداعی تقریب میں چیف گامانگا صاحب اور ایک اور نہایت معزز احمدی دوست پاپائی ٹورے نے میری اطلاع کے بغیر میرے لئے ایک چوغہ سلوایا جو وہاں کا روایتی چوغہ ہے اور عام طور پر معزز مہمانوں کو تحفہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ میرا وہاں قیام تو تھوڑا سا ہی تھا لیکن وہاں کے بزرگوں نے اور دوستوں نے ایسی محبت کا اظہار کیا کہ میرے لئے یہ چوغہ سلوایا اور مجھے پہنا کر میرے ساتھ گروپ فوٹو لئے گئے۔ اس میں جیسا کہ میں نے کہا ہے میرے اپنے متعلق کہنے والی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ سب کچھ ان دوستوں کی محبت کا مظہر ہے اور یہ ایسی محبت ہے جسے میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا حقیقت تو یہ ہے کہ وہ اپنے کسی بھی مہمان کو محبت فراموش کرنے کا موقع ہی نہیں دیتے۔

میں نے اس سے پہلے ایک مضمون میں ذکر کیا تھا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحم فرماتا رہے نے ایبٹ آباد میں مجھے یاد فرمایا۔ جب میں حضور کے دفتری کمرے میں داخل ہوا تو حضور اسی قسم کا ایک چوغہ اور سر پر وہیں کی ٹوپی جس کے دائیں اور بائیں لمبے لمبے کان ہوتے ہیں پہنے بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے تم یہ جبہ نہیں لے کر آئے۔ میں نے عرض کی کہ حضور مجھے دیا تو گیا تھا لیکن میں عام طور پر اسے پہنتا نہیں کیونکہ میرے کاموں کی نوعیت یہ ہے کہ اتنا لمبا یعنی ٹخنوں تک کا جبہ پہن کر ادھر ادھر گھومنا پھرنا مشکل ہے لیکن بہرحال اس تصویر میں یہی جبہ پہنا ہوا ہے۔ ٹوپی بھی یقیناً انہوں نے بنوائی تو تھی لیکن یہ دیکھ کر کہ اس جبہ پر میری پگڑی زیادہ مناسب ہے انہوں نے پگڑی اور اس جبے کے ساتھ تصاویر لینا مناسب سمجھا۔ ان کی محبت کو تازہ رکھنے کے لئے میں نے اس جبہ والی تصویریں اپنے سٹنگ روم میں آویزاں کی ہوئی ہیں اور اسی سٹنگ روم میں میرے ساتھ ایک تصویر ایک ایسے شخص کی بھی ہے جو ۱۹۱۹ء میں نائیجیریا سے قادیان گئے تھے اور جنہوں نے کچھ عرصہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ساتھ گزارا تھا۔ اور ایک اور تصویر محترم سر ابوبکر تفاوا بالیوا کے ساتھ ہے یہ اس وقت کی تصویر ہے جب وہ نائیجیریا کے وزیر اعظم تھے اور میں انہیں کتب کا تحفہ دینے کے لئے ان کے دفتر حاضر ہوا تھا۔

اساتذہ کے متعلق ایک اور واقعہ بھی بیان کر دوں۔ فری ٹاؤن میں احمدیہ سیکنڈری سکول کے بورڈ کی میٹنگ تھی چیر تو مابو جو پارلیمنٹیرین بھی تھے اس بورڈ کے چیئرمین تھے اور اراکین میں خاکسار کے علاوہ آنریبل سنوسی مصطفےٰ بھی شامل تھے۔ بات یہ پیش ہوئی کہ کس کس پاکستانی استاد کا معاہدہ ختم ہو رہا ہے تا کہ فیصلہ کیا جا سکے کہ انہیں رکھنا ہے یا ان کے لئے واپسی کا انتظام کرنا ہے۔ جب یہ فہرست پیش ہو رہی تھی تو کسی شخص نے یعنی ایک رکن نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اب انہیں واپس جانا چاہیئے۔ حالانکہ ان سب کو مزید کام کرنے کا موقع دیا جا سکتا تھا۔ اس رکن بورڈ کی بات سن کر میں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی خدمت کے لئے اپنی جوانیاں لگا دی ہیں۔ وہ اپنے ملک سے دور دراز آکر آپ کے سکولوں میں تدریس کرتے ہوئے نہ صرف آپ کے طالب علموں کو بہتر طور پر پڑھاتے رہے ہیں بلکہ آپ کے سکولوں کا انہوں نے ملک بھر میں نام پیدا کر دیا ہے۔ اور محکمہ تعلیم اس بات سے خوب واقف ہے۔ میں ابھی یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ آنریبل سنوسی مصطفےٰ بولے کہ ان نوجوانوں نے جو ہماری خدمت کی ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ میں جانتا ہوں کہ ان میں سے اکثر اپنی اوائل جوانی میں یہاں آئے اور پندرہ پندرہ بیس بیس سال خدمت کر کے انہوں نے

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل: تعلیمی، معاشرتی، معاشی، اقتصادی وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان

۲۵ جولائی ۱۹۹۳ء

Locust threat

NARA is an eastern unirrigated narrow strip of the Thar desert comprising part of Khairpur and Sukkur districts. It is spread over an area of 30,000 sq. kilometers. During a short span of five to six years vast areas of the Nara desert have been reclaimed. Construction of all wealther Kutcha roads deep into the desert by the oil and gas exploring national and international agencies, expansion of irrigation facilities have allowed cultition of cotton, sugarcane and some other kharif crops.

Unfortunately, this changed agro-ecosystem of the desert has led to new menace to the cotton crop which is already loaded with about a dozen of injurious insect pest. This new threat comes from locust and grass-hoppers.

During the month of June this year many parts of Nara desert received heavy rain. This very rain, contrary to other bounties of Nature, also encouraged desert locust population to breed and multiply fast because of sufficient moisture in the sandy soil. The increased desert locust population after consuming natural vegetation in the breeding areas has been forced to migrate in search of food to the lush green cotton and other crops in the recently reclaimed cultivated areas of the desert. As a matter of fact it is a new phenomenon for the cotton growers of the area which they had not experienced before. Last month's rain also helped the grass-hoppers endemic population to multiply rapidly. As a result of this, the cotton crop needs protection and control measures become necessary.

The cotton growers of the Nara desert may not be able to afford additional cost of plant protection besides four to five spray covers of pesticides considered necessary for the protection of cotton from the existing pest complexes of cotton.

Therefore, some emergency measures must be taken by the government to protect the cotton crop of Nara from locusts. In this respect my suggestions would be as under:

The locust control department of the government of Pakistan, [illegible] the recipient of foreign aid for locust control in the country, must arrange free aerial spray to control locust on the cotton crop of Nara desert.

Till the end of kharif season all Kharif crops in the Nara desert should be kept under regular surveillance programmes of the locust department so that appropriate timely action could be taken to check further spread of the locusts.

SHAUKAT ALI BHAMBHRO
Khairpur

DAWN SUNDAY, JULY 25, 1993

ڈان کے ۲۵ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں شوکت علی بھنبھرو (خیر پور) کہتے ہیں۔

نارا تھر کے صحرا کا مشرقی علاقہ ہے وہاں آبپاشی کا سامان نہیں ہے۔ یہ تنگ پٹی خیر پور اور سکھر کے اضلاع میں واقع ہے اس کا رقبہ تیس ۳۰ ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ پانچ سے چھ سال کے قلیل عرصے میں نارا صحرا کے بہت بڑے علاقوں کی بازیابی کی جا چکی ہے۔ یہاں ہر موسم میں کام آنے والی کچی سڑکیں بنائی گئی ہیں اور یہ تیل اور گیس دریافت کرنے والی قومی اور عالمی ایجنسیوں نے بنائی ہیں۔ جہاں تک آبپاشی کی سہولتوں کا تعلق ہے انہوں نے کپاس، گنا اور بعض دیگر خریف کی فصلیں اگانے میں مدد دی ہے۔ بدقسمتی سے یہ زراعتی اقتصادیات کی تبدیلی جو صحرا میں آئی ہے کپاس کی فصل کو نئے خطرات پیش کرتی ہے۔ یہ کپاس کی فصل پہلے ہی تقریباً بارہ قسم کے کیڑوں سے غیر محفوظ ہے۔ یہ نیا خطرہ ٹڈی دل اور گراس ہاپر سے ہے۔ اس سال جون کے مہینے میں نارا صحرا کے کئی حصوں میں خاصی زیادہ بارش ہوئی۔ یہ زیادہ بارش دیگر کئی باتوں کے علاوہ ٹڈی دل کو زیادہ پھیلنے میں مدد پہنچانے والی ثابت ہوئی ہے۔ اور چونکہ وہاں ریتلے صحرا میں خاصی نمی ہے۔ اس لئے ٹڈی دل بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ سبزیوں کے استعمال کے باعث یہ ٹڈی دل اور بھی زیادہ تعداد میں ہو گئی ہے اس لئے یہ وہاں سے دوسرے علاقوں میں خوراک کی تلاش میں نکل کھڑی ہوتی ہے۔ اور اس طرح یہ نہایت سبز کپاس کے پودوں پر اور دوسری فصلوں کے نقصان کا باعث بنتی ہے۔ ایسا ان علاقوں میں ہوتا ہے جہاں پر فصلیں اگائی جاتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک کپاس اگانے کا نیا پہلو سامنے آیا ہے جسے پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ گذشتہ ماہ کی بارش نے بھی گراس ہاپر کی تعداد کو بڑھا دیا نتیجہ یہ ہوا کہ کپاس کی فصل کو سخت حفاظت کی ضرورت پیش آئی۔ اور حفاظتی اقدامات انتہائی لازمی ہو گئے۔ جو لوگ نارا کے صحرا میں کپاس بوتے ہیں۔ وہ ہو سکتا ہے کہ پودوں کی مزید حفاظت کے سامان کرنے کی اہلیت نہ رکھتے ہوں۔ چار سے پانچ سپرے تو وہ کروا سکتے ہیں۔ عام طور پر کیڑوں کو مارنے کے لئے یہ کافی ہوتے ہیں۔ اس لئے ایمرجنسی کی صورت میں کچھ اقدام کئے جانے چاہئیں اور یہ اقدام حکومت کرے اور کپاس کی فصل کو نارا میں ٹڈی دل سے بچایا جائے۔ اس سلسلے میں میں یہ تجویز کرنا چاہوں گا کہ۔

ٹڈی دل کو کنٹرول کرنے والا حکومت کا محکمہ اس سلسلے میں کام شروع کرے۔

ٹڈی دل کو کنٹرول کرنے کے لئے بیرونی ممالک سے جو رقم ملتی ہے اسے استعمال کرتے ہوئے ہوائی سپرے کئے جائیں تاکہ نارا میں اس فصل کو بچایا جا سکے۔

خریف کے آخر تک نارا میں ساری خریف فصلوں کی نگرانی کی جانی چاہیئے اور اس کے لئے خاص پروگرام بنایا جائے۔ اور یہ پروگرام ٹڈی دل کے کنٹرول کا محکمہ بنائے۔ تاکہ بروقت کارروائی کی جا سکے اور ٹڈی دل کو مزید پھیلنے سے روکا جائے۔

ڈان

۲۷ جولائی ۱۹۹۳ء

Matter of shame

"PAKISTAN is not to be included in the list of terrorist states." There were bold head lines to this effect in all the national newspapers of the country. It sounded as though the nation has been reprieved from being hanged. As a matter of fact our heads should bow down in shame rather than gloat on our humiliation. But has a begger any self respect. As long as we continue to depend on loans and foreign aid, we will keep on suffering such humiliations and harassed by the rich nations.

Once we firmly resolve to do away with foreign aid, with the help of God, we are sure to prosper. If our governemnts are courageous enough to take the nation into confidence and require it to tighten the belt and starve rather than beg, I am sure the people will gladly respond.

Have we not enough food to eat, clothing to wear and land to build homes. Of course, for the time being all kinds of luxuries and luxury-oriented schemes shall have to be abandoned. By all means build roads to provide employment but not those which depend on foreign aid or loans. Instead, concentrate on farm to market roads, repair and maintenance of the existing ones. Stop importing wheat and sugar. In case of shortage, adopt rationing until self-sufficiency is acquired.

In the industrial sector, more sugar factories, cement and fetilizer plants should be built to provide employment. More and more peopel should be trained in construction and related activities. House building programmes should be taken up, particularly in rural areas to overcome unemployment.

Finally, there is no alternative but to do away with foreign loans and aid to achieve economic and political freedom and self respect.

I.H. ANSARI
Karachi

DAWN TUESDAY, JULY 27, 1993

ڈان کے ۲۷ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں آئی۔ ایچ۔ انصاری (کراچی) خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:

"پاکستان کو دہشت گرد ممالک کی فہرست میں شامل نہیں کیا جائے گا" ہمارے قومی اخبارات نے شہ سرخیوں کے ساتھ اس خبر کو شائع کیا۔ ایسا لگتا تھا کہ گویا ہمارے ملک کو پھانسی ملنے سے رہائی مل گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شرم کے ساتھ ہمارے سر جھک جانے چاہئیں بہ نسبت اس کے کہ ہم اپنی شرمندگی پر مختلف قسم کی باتیں کریں۔ لیکن کیا کسی فقیر کی بھی کوئی عزت ہوتی ہے جب تک ہم قرضوں اور بیرونی امداد پر انحصار کریں گے ہمیں اس قسم کی ذلت آمیز باتوں کا سامنا کرنا پڑے گا اور امیر ممالک ہمیں ہراساں کرتے رہیں گے۔

ایک دفعہ ہم یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے بیرونی ممالک سے امداد نہیں لینی تو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہم خوشحال ہو جائیں گے۔ اگر ہماری حکومتیں اس حوصلہ مندی کا اظہار کریں کہ قوم کو اعتماد میں لیں اور ان سے کہیں کہ کمر کس لیں اور بھوکا رہنے کو اس بات پر ترجیح دیں کہ وہ بھیک مانگیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ لوگ اس پر اچھے ردعمل کا اظہار کریں گے۔

کیا ہمارے پاس کھانے کے لئے خوراک کافی نہیں ہے۔ پہننے کے لئے کپڑے کافی نہیں ہیں اور گھر بنانے کے لئے زمین کافی نہیں ہے۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

مکرمہ منیرہ ظہور صاحبہ

لکھتی ہیں:

اپنے دل کی بات کسی دوسرے کو بتا کر کہنا کہ دیکھو کسی سے کہنا نہیں۔ بڑی مضحکہ خیز بات ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ہم اپنے سینے میں اتنی وسعت نہیں رکھتے کہ اپنے راز کو محفوظ رکھ سکیں تو دوسرے کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ آپ کا راز سینے میں لئے اپنی بے چینی میں اضافہ کرتا رہے۔ یہ خیال کہ فلاں میرا راز رکھے گا ایک مجنونانہ سوچ ہے۔ کیونکہ

تیرا رازنہ ہے، تیری خوشبو!
منہ سے نکلی بات پرائی

بقیہ: صـ۳

پائی اور ہمیشہ تائید الٰہی حاصل ہوئی۔ لیکن میں سوچتا ہوں کہ اس پہلی مجلس کے آغاز کروانے کی نیکی کا ثواب حضرت مولوی صاحب کو ضرور ملتا رہے گا۔ اور یوں بھی حدیث اور کلام میں ان کی شاگردی کا فیض پایا۔ اس نفع رساں علم کا اجر بھی صدقہ جاریہ کی طرح یقیناً ان کو پہنچتا رہے گا۔

ان کے ساتھ پاکستان بھر کے بہت سفر کئے۔ پشاور، راولپنڈی، اسلام آباد، چکوال، جہلم، گجرات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، میرپور، کوٹلی (آزاد کشمیر) لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد، سرگودھا، خوشاب، ڈیرہ غازی خان، خانیوال، ملتان، بہاولپور، اوکاڑہ، ساہیوال، قصور، اور بہاولنگر وغیرہ اضلاع میں جانے کا موقع ملا۔

شروع شروع میں ۱۶۶ مراد بہاولنگر کا پوری رات کا کٹھن سفر بس کے ذریعہ کرنا آج بھی یاد ہے۔ ان سفروں میں مولوی صاحب سے بہت کچھ سیکھا۔ اور بہت تقاریر سنیں۔ آپ کو غور و فکر کی عادت تھی اور روزمرہ باتوں کو نہایت خوبصورتی سے تقریر میں استعمال کرتے اور کئی جذباتی پہلو اٹھا کر رقت کا عالم پیدا کر دیتے تھے۔ آواز میں ایک خاص سوز تھا۔ تقریروں میں جہاں ان کو بار بار روتے اور رلاتے دیکھا وہاں ہنستے اور ہنساتے بھی دیکھا۔

ایک دفعہ تقریر میں اس گھریلو واقعہ کا ذکر کیا کہ بی۔ اے کے امتحان کے بعد اپنی ایک بیٹی کو آپ نے کشتی نوح پڑھنے کو دی۔ فرمانے لگے کتاب پڑھ کر بچی نے سوال کیا کہ آیا! حضرت بانی سلسلہ نے ہماری تعلیم میں جماعت کو نصائح فرما کر جو وضاحت فرمائی ہے کہ کون میری جماعت میں ہے اور کون نہیں؟ تو اس کی روشنی میں کتنے لوگ ہیں جو واقعی آپ کی سچی جماعت میں شامل ہوں گے۔ فرماتے تھے یہ سوچ اگر ہر فرد جماعت میں پیدا ہو جائے تو نیکی اور تقویٰ کا معیار بہت بلند ہو سکتا ہے!

ایک دفعہ سیالکوٹ میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا ذکر فرما کر اہل سیالکوٹ کو غیرت دلائی کہ تمہاری زمین کو یہ سعادت اور فخر حاصل ہے کہ حضرت بانی سلسلہ نے اسے وطن ثانی قرار دیا ہے اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جیسی مایہ ناز شخصیت یہاں پیدا ہوئی جن کو حضرت بانی سلسلہ نے یہ سرٹیفکیٹ دیا کہ

"کے تواں کرد ن شمار خوبی عبدالکریم"

کہ مولانا عبدالکریم صاحب کی خوبیوں اور صفات کا شمار کیسے ممکن ہے؟

حضرت مولانا برہان الدین جہلمی صاحب کا راہ مولیٰ میں دکھ اٹھا کر خوش ہونے کا واقعہ تقاریر میں اکثر سنایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جہلم میں احباب جماعت کو ان کے ایثار و قربانی کا تذکرہ جس دلنشین انداز میں کر کے احباب جماعت کو تحریک کی وہ آپ کا ہی حصہ تھا۔

حضرت صاحبزادہ شہزادہ عبداللطیف صاحب کے راہ خدا میں جان قربان کرنے کا تذکرہ بھی خوب دلنشین پیرائے میں کیا کرتے تھے۔

گذشتہ دلوں وفات سے ہفتہ عشرہ قبل آپ علاج کے لئے اسلام آباد مقیم تھے۔ خاکسار دورہ پر گیا تو واپسی میرے ساتھ ہوئی۔ کیا معلوم تھا کہ یہی سفر ان کی زندگی کا آخری سفر بن جائے گا۔ رستہ میں سرگودھا میں رکے تو داعیان الی اللہ کے اجلاس سے خطاب کا مرحلہ درپیش تھا۔ میں نے وہاں عرض کیا کہ مولوی صاحب علالت طبع کے باعث از راہ برکت مختصراً کچھ فرمائیں گے۔ مگر مولوی صاحب نے تو بہت کچھ فرما دیا۔ اور مجھے کہنا پڑا کہ میں نے ہی بدظنی کی تھی۔ آپ تو ابھی جوان ہیں۔ اس دوران بھی مولوی صاحب نے ایک پتہ کی بات بتائی کہ میں ایک دفعہ کامیاب زندگی کے گر سوچ رہا تھا تو ایک بات سمجھ میں آئی کہ انسان اپنی مرضی خدا کی مرضی کے موافق کرلے تو کامیاب ہے۔ واقعی کامیابی کا یہ بہت بڑا راز ہے جسے نصیب ہو جائے۔

آپ دعاگو انسان تھے۔ ایک دفعہ خاکسار کو بتایا کہ میں یہ دعا بہت کثرت سے کرتا ہوں۔

کہ اے اللہ! اپنی خیر و بھلائی کے خیال میرے دل میں پیدا کر اور اپنے نفس کے شر سے مجھے بچا۔

تب سے یہ دعا میرے بھی ورد زبان رہنے لگی ہے۔ الغرض آپ سے بہت کچھ سیکھا۔ جو آگے بھی سکھانے کی توفیق ملی اور اللہ نے چاہا جب تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ہم سب اس ثواب کے وارث ہوتے رہیں گے۔ آئیے ہم سب جو ان کی تقریروں سے لذت یاب ہو کر نیکی کی توفیق پاتے تھے ان کے حق میں دعا کریں کہ

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار

بقیہ: صـ۴

ہمارے سکولوں کو انتہائی طور پر اعلیٰ درجے کے ادارے بنا دیا ہے۔ ان میں سے ہر وہ شخص جس کے ساتھ نیا معاہدہ ہو سکتا ہے۔ یا یوں کہیے کہ ان میں سے ہر وہ شخص جو ہمارے ساتھ نیا معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہے اس کے ساتھ ایک اور ٹرم کا معاہدہ ضرور ہونا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے خاصے جوش اور جذبے کے ساتھ اس معاملہ پر اس رنگ میں گفتگو کی کہ تمام اراکین اس بات کے قائل ہو گئے کہ پاکستانی اساتذہ نے واقعی ان اداروں کی بڑی خدمت کی ہے اور بجائے یہ کہنے کے اب انہیں واپس جانا چاہیئے۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اگر ان میں سے کوئی واپس جانا بھی چاہتا ہے تو اس سے اپیل کریں کہ وہ مزید ٹھہرے اور جب تک یہ یہاں کام کرنے کے لئے تیار ہوں ان کے معاہدوں کی تجدید ہوتی رہے۔

آنریبل مصطفےٰ ہمیشہ سے جماعت کے مداح رہے ہیں لیکن اس وقت جو انہوں نے تقریر کی اس سے ان کی خاص محبت کا اظہار ہوتا تھا اور انہوں نے جو داد و تحسین ان اساتذہ کو پیش کی وہ اساتذہ کے لئے اعزاز کا باعث ہے۔ میں چونکہ اس بورڈ کا ممبر تھا اس لئے یہ ساری بات میرے سامنے ہوئی اور میں نے خود اس گفتگو میں حصہ لیا۔

پیش نظر تصویر میں جیسا کہ پہلے بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ سیرالیون میں اس وقت کام کرنے والے ایک استاد نعیم احمد صاحب طیب ہیں اور دوسرا شخص یہ خاکسار۔ طیب صاحب اپنے فرض منصبی کو بہتر طریق پر نبھانے کی مثال کے سلسلے میں پیش کئے گئے ہیں اور دوسری تصویر اس شخص کے لئے نہیں جو موجود ہے بلکہ سیرالیون کے زعماء احمدیت کی محبت کے اظہار کے لئے۔ جو چوغہ میں نے پہنا ہوا ہے وہ سر سے پاؤں تک زعمائے احمدیت سیرالیون کی محبت کا مظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پاکستانی اساتذہ کو بھی اجر دے اور سیرالیون کے زعمائے احمدیت اور دیگر لوگوں کو بھی اپنے فضلوں اور اپنی برکتوں سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرے اور ان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت ہمیشہ بڑھتی رہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بقیہ: صـ۵

البتہ کچھ وقت کے لئے ہمیں تمام عیش و عشرت کا سامان اور عیش و عشرت کے رویوں کو ترک کرنا ہوگا آپ سڑکیں بنائیں تاکہ لوگوں کو روزگار ملے لیکن ایسی سڑکیں نہیں جو بیرونی امداد پر منحصر ہوں یا بیرونی قرضوں پر۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ایسی سڑکیں بنائیں جو کھیتوں سے منڈی تک جانے والی ہوں۔ ہمیں اپنی موجودہ سڑکوں کی مرمت کرنی چاہیئے اور انہیں بہتر صورت میں رکھنا چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم گندم اور چینی درآمد نہ کریں اگر ہم سمجھیں کہ ہمارے ہاں انکی کمی ہے تو ہمیں اس وقت تک راشننگ کا طریق اختیار کر لینا چاہیئے جب تک کہ ہم ان میں خود کفیل نہ ہو جائیں جہاں تک صنعت کاری کا تعلق ہے مزید چینی کی فیکٹریاں لگائی جائیں۔ سیمنٹ کے پلانٹ لگائے جائیں اور اسی طرح فرٹیلائزر کے بھی تاکہ لوگوں کو نوکریاں ملیں۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو کنسٹرکشن کی تربیت دی جائے اور دیگر ایسے امور کی جو اس کے ساتھ متعلق ہیں۔ ہاؤس بلڈنگ پروگرام پر عمل کرنا چاہیئے خاص طور پر دیہات کے علاقوں میں تاکہ وہاں پر بے روزگاری پر قابو پایا جا سکے۔ آخری بات۔ بیرونی ممالک سے قرضے لینے اور امداد بند کر دینی چاہیئے۔ اقتصادی اور سیاسی آزادی اور اپنی عزت نفس کے لئے اور جان لینا چاہیئے کہ اس کا کوئی متبادل نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم عبدالشکور احمد صاحب (قائد مجلس خدام الاحمدیہ ۔ واشنگٹن) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت "راحیلہ" نام عطا فرمایا ہے۔ بچی محترم احمد عبدالحمید صاحب آف حیدر آباد دکن (انڈیا) کی پوتی اور مکرم کلیم اللہ خان صاحب امریکہ ابن پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو والدین کے لئے قرۃ العین اور خادمہ دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم شیخ لطف المنان صاحب رحیم یار خان کی طبیعت انجائنا کی تکلیف سے زیادہ خراب ہے۔

○ مکرم میاں روشن الدین صاحب گولبازار ربوہ کی ران کی ہڈی ڈیڑھ سال سے ٹوٹی ہوئی ہے چلنے پھرنے سے معذور ہیں نیز اس ہڈی میں دوبارہ درد شروع ہو گئی ہے۔

○ محترم منیر محمود صاحب سابق معلم وقف جدید یرقان سے باعث بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ عزیزہ امۃ البصیر صاحبہ بنت مکرم محمود احمد سعید فاضل صاحب واقف زندگی ربوہ سے ناک کا اپریشن ۲۴ جولائی ۹۳ء کو فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ عزیزہ کا خون بہت نکلا ہے۔ اور بلڈ پریشر بھی لو جا رہا ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ امتیازہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب مورخہ ۲۲ جولائی ۹۳ء رات کے سوا دو بجے وفات پا گئیں۔ تین چار دن بوجہ برین ہیمرج مکمل بے ہوش رہیں آپ نے چار بیٹے اور ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑی ہے۔

○ مکرم ولی محمد صاحب خان رند بستی رندان مختصر علالت کے بعد مورخہ ۱۷ جولائی ۹۳ء کو وفات پا گئے ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب سٹیشن ماسٹر (ریٹائرڈ) محلہ دارالرحمت وسطی بعمر ۶۵ سال مورخہ ۲۶ مئی ۹۳ء وفات پا گئے دوسرے روز بیت المہدی گولبازار میں جنازہ مکرم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب نے پڑھایا آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ ریٹائرمنٹ کے بعد لمبا عرصہ محلہ کے سیکرٹری مال رہے

○ مکرم چوہدری عنایت الرحمن صاحب آف ٹنڈو الہ یار سندھ جو جرمنی میں ۵ سال سے مقیم تھے۔ مورخہ ۵ جولائی ۹۳ء کو وفات پا گئے۔ آپ کا چھوٹا بیٹا ایم اے خالد جنازہ لے کر ۱۰ جولائی کو ربوہ پہنچا۔ بعد ظہر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا۔ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ مکرم چوہدری عطاء اللہ سندھی (ٹنڈو الہ یار سندھ) دارالرحمت وسطی ربوہ کے بھائی تھے۔

احباب انکی بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

تبدیلی سائیکل

مورخہ یکم اگست ۹۳ء کو ریلوے پھاٹک کے قریب مغل بیکرز کے سامنے مکرم فضل دین صاحب کی سبزی کی دکان یا فینسی کراکری پر خاکسار کے لڑکے سلطان احمد خالد کا سائیکل تبدیل ہو گیا ہے۔ اگر کسی کو معلوم ہو یا خود پڑھیں تو براہ کرم فضل عمر ہسپتال کے سائیکل سٹینڈ سے اپنا سائیکل تبدیل کر کے ممنون فرمائیں۔

مبارک احمد خالد۔ ایوان محمود ربوہ

اعلان برائے طالبات عائشہ دینیات اکیڈمی

طالبات نوٹ کر لیں کہ:
عائشہ دینیات اکیڈمی موسمی تعطیلات کے بعد مورخہ ۱۶ اگست بروز سوموار صبح ۸ بجے کھل جائیگا۔ خدا کے فضل سے قارئین کرام کی توجہ کے لئے تحریر ہے کہ اس نئے تعلیمی ادارہ کے متعلق ایک تفصیلی اعلان الفضل مورخہ ۱۹ جون کے صفحہ نمبر ۷ پر شائع ہو چکا ہے۔

پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی

بقیہ: صفحہ ا

میت کو ربوہ لایا گیا۔ اور بعد مغرب مکرم صوبیدار ریٹائرڈ صلاح الدین صاحب نے بیت المہدی میں جنازہ پڑھایا اور قبرستان نمبرا میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم چوہدری ناظر حسین صاحب امیر جماعت چک جھمرہ نے دعا کرائی۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: صفحہ ا کالم ۳

تھے وہ سب کھوٹے تھے۔ مجھے تو نفع ہی رہا۔

لوگوں سے تو دھوکا کیا ہی جاتا ہے لیکن آدمی اللہ کو بھی دینا چاہتے ہیں۔ لیکن تعجب اور حیرت اس بات پر ہے کہ انسان خدا کو بھی دھوکا دینا چاہتے ہیں اور پھر عجیب در عجیب فریب کرتے ہیں۔ خدا کے ساتھ جو معاہدہ ہے اس کو تو پورا نہیں کرتے لیکن یہ امید رکھتے ہیں کہ خدا ہم سے اپنے عہد کو پورا کرے۔"

(خطبہ فرمودہ یکم مئی ۱۹۱۴ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کار پرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۰۱۶ میں

نصرت محمودہ زوجہ چوہدری عبدالمجید باجوہ قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۶۶ سال بیعت ۸۲-۷-۱ ساکن گلبرگ III لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۱۷ ایسی وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۴ تولہ مالیتی /۱۳۴۴۰ روپے۔ (۲) حق مہر /۲۰۰۰ روپے وصول شدہ (۳) زرعی زمین سوا ایکڑ مالیتی /۴۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ /۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ /۳۵۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد ملا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نصرت محمودہ ۴۶-D-I گلبرگ III لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ بشیر مجید باجوہ وصیت نمبر ۲۵۶۳۳ مربی سلسلہ پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مبشر مبارک مجید باجوہ پسر موصیہ۔

ضرورت ڈرائیور

"ارتھ موونگ مشینری چلانے والے ڈرائیور فوری رابطہ کریں۔"
(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

واقفین نو کے والدین توجہ فرمائیں

واقفین نو کا نصاب تشحیذ الاذہان جولائی ۹۳ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔ جن والدین کے پاس نصاب کسی وجہ سے محفوظ نہ رہا ہو وہ اس شمارہ سے حاصل کر لیں۔

وکالت وقف نو ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۷۔ اگست۔ گرمی اور حبس کا سلسلہ جاری ہے۔

○ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے امریکہ کو یقین دہانی کروائی ہے کہ سندھ سے فوج کی واپسی کا فیصلہ دسمبر میں کر لیا جائے گا۔ اس فوجی آپریشن کی توضیحات تکمیل کے مراحل میں ہیں ابھی تک مطلوبہ مقاصد حاصل نہیں ہو سکے۔ انتخابات میں امن و امان کا مسئلہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لئے واپسی کا فیصلہ دسمبر میں ہوگا۔ وزارت خارجہ نے امریکی سفارت خانے سے رابطے کر کے امریکہ کو بتایا ہے انسانی حقوق کی پامالی کسی بھی طرح نہیں ہو رہی۔ واضح رہے کہ امریکہ نے سندھ میں انسانی حقوق کی پامالی کا حوالہ دیتے ہوئے سندھ سے فوج کی واپسی کا مطالبہ کیا تھا۔

○ پنجاب حکومت کے ایک ترجمان نے ایک اخبار میں شائع ہونے والی اس خبر کی تردید کی ہے کہ صوبائی حکومت نے سرکاری محکموں میں بھرتی پر پابندی عائد کر دی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف نے قرض اور غرض کی سیاست سے ملک کو نقصان پہنچایا ہر شخص کی بولی لگائی قومی دولت لوٹ کر سینکڑوں کارخانے منظور نظر افراد کو بانٹ دیئے ملکی معیشت کو تباہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ قوم کو بیروزگاری اور مہنگائی تحفہ میں دی۔ انہوں نے کہا کہ اس مرتبہ خفیہ ایجنسیوں اور لوٹی ہوئی دولت کے بل بوتے پر الیکشن لڑنے والے کامیاب نہ ہونگے۔

○ سابق وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ اسحٰق، بے نظیر گٹھ جوڑ ملک دشمنی کی بدترین مثال ہے اس گٹھ جوڑ کی وجہ سے ملک کو جو نقصان ہوا وہ ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ سے بھی بڑا ہے۔ ملک اقتصادی شعبے میں بھارت سے آگے نکل گیا تھا اسے پھر پیچھے دھکیل دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر عوام میں اعتبار کھو چکی ہیں اور ذہنی طور پر شکست تسلیم کر چکی ہیں اس لئے انتخابات ملتوی کرانے کے لئے بیانات دے رہی ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کی ہائی کمان نے ملتان ڈویژن سے پارٹی ٹکٹوں کا اعلان کر دیا ہے۔ جاوید ہاشمی کے مقابلے میں یوسف رضا گیلانی، فخر امام کے مقابلے میں اقبال ہراج، وائیں کے مقابلے میں محمد اسلم بودلہ اور صدیق کانجوں کے مقابلے میں مختار نون کو ٹکٹ دیا گیا ہے۔ این اے ۱۱۹ شجاع آباد سے سردار فاروق لغاری قومی اسمبلی کی سیٹ کا خود فیصلہ کریں گے۔ ممتاز صحافی عبدالرشید بھٹی کو بھی پیپلز پارٹی نے ٹکٹ دیا ہے۔

○ تحریک استقلال اور مسلم لیگ میں انتخابی اتحاد کی گفتگو جاری ہے باضابطہ مذاکرات سوموار کو ہونگے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ سابق صدر اسحاق خان اور نواز شریف کو ہٹانے میں امریکہ کا ہاتھ نہیں۔ سابق صدر کو امریکی ایجنٹ کہنا مناسب نہیں انہوں نے دوبارہ منتخب ہونے کے لئے مصنوعی سیاسی بحران پیدا کیا۔

○ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں فائرنگ کر کے درجنوں کشمیریوں کو شہید کر دیا سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ سید اسماعیل بخاری کی درگاہ جلائے جانے پر پورے مقبوضہ کشمیر کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے۔ گذشتہ روز پوری وادی میں پہیہ جام ہڑتال ہوئی۔ اور کرفیو کے باوجود کپواڑہ، اننت ناگ بارہ مولا، ہندواڑہ اور پلوامہ کے علاوہ بھی کئی شہروں کے لوگوں نے احتجاجی جلوس نکالے کئی مقامات پر بھارتی فوج اور مظاہرین میں جھڑپیں ہوئیں۔ مجاہدین نے ۱۶ بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر سردار عبدالقیوم نے پاکستان کے انتخابات کی مہم پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی پارٹی کا کوئی منشور نہیں انتخاب میں کسی ایک پارٹی کی فتح نہیں ہوگی۔ سیاسی میدان میں علم تجربہ اور حکمت نظر نہیں آتی۔

○ وزیر خارجہ مسٹر عبدالستار نے کہا ہے کہ برطانیہ بھی سربوں کے خلاف فضائی قوت کے استعمال پر رضامند ہو گیا ہے۔ انہوں نے اسلامی کانفرنس کے رکن کے طور پر مغربی ممالک کے رہنماؤں سے ملاقات کے بعد واپسی پر کہا کہ عالمی اداروں نے تسلیم کیا ہے کہ اسلحہ کی سپلائی پر پابندی سے صرف بوسنیائی مسلمانوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

○ متحدہ دینی محاذ کے چیئرمین اور جمعیت علمائے اسلام (س) کے جنرل سیکرٹری مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ آئندہ انتخابات میں تمام مذہبی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا ہو جانا چاہئے اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو لوگ ان پر لعنت بھیجیں گے۔ انہوں نے کہا کہ دینی محاذ پیپلز پارٹی یا بے نظیر سے اتحاد نہیں کرے گا۔ بے نظیر اور نواز شریف کو چاہیئے کہ وہ دینی قوتوں کے تابع ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر بڑی لیڈر ہیں لیکن ہم عورت کی حکمرانی کو تسلیم نہیں کرتے انہوں نے کہا کہ اسلامی فرنٹ والے ہمیں شامل کرنے کے لئے تیار نہیں۔

○ بلوچستان میں مسلم لیگ نواز گروپ کا متحدہ دینی محاذ اور پشتون خواہ نیپ سے اتحاد ہو گیا ہے۔

○ نواز مسلم لیگ سپاہ صحابہ کے مقابلے پر تین نشستوں پر امیدوار کھڑے نہیں کرے گی۔ دونوں میں مفاہمت ہو گئی ہے۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے پاس ایک ماہ کا بجٹ رہ گیا ہے۔ اقوام متحدہ کی مالی حالت دگرگوں ہو گئی ہے

○ حکومت نے انتخابات کرانے کے لئے الیکشن کمیشن کو ۴۲ کروڑ روپے فراہم کر دیئے ہیں۔

○ انتخابات کی تیاریوں کے آغاز ہی سے درہ آدم خیل جعلی شناختی کارڈوں کی باقاعدہ منڈی بن گیا ہے۔ سابق وفاقی و صوبائی وزراء نے لاکھوں جعلی شناختی کارڈ تیار کرانے کے لئے اپنے حلقوں کی ووٹر لسٹیں "ماہرین" کو فراہم کر دی ہیں۔ درہ آدم خیل میں نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے کئی ممالک کے پاسپورٹ تیار ہوتے اور جعلی ویزے لگتے ہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی اور اسلامک فرنٹ کے چیئرمین قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ سرمایہ دار پھر قابض ہو گئے تو ظلم ختم نہیں ہوگا۔ ملک شدید ترین بحران کا شکار ہو جائے گا۔

کیوریٹو سسٹم
ے آپ کیا کیا فائدے حاصل کر سکتے ہیں؟
لٹریچر مفت
ایک روپے کا واپسی ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

پتہ

جماعت احمدیہ کی خدمت کیلئے
ہماری فخریہ پیشکش
ڈش انٹینا
اب صرف -/۱۳۵۰.۰۰ روپے میں
بہترین رزلٹ۔ بہترین ریسیور مکمل فٹنگ
رابطہ کے لئے
طاہر احمد محمود۔ راجیکی روڈ۔ ربوہ

اکسیر موٹاپا -/۲۵
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) -/۱۵
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ -/۱۵۰
زدجام عشق -/۱۲۰ -/۴۸۰
اکسیر لیکوریا (کیپسول) -/۳۰
کلین اپ چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے -/۱۵
سفوف اکسیر شوگر -/۲۵
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار۔ ربوہ